روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 23 | منگل 18 رمضان۔ 1417ھ 28 صلح 1376ھش 28 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اختیار کرو

تقویٰ اختیار کرو۔ (کلام الٰہی) کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ (-) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے' وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور میں حارج ہوں۔

ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ (-) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وباوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا' جس میں اہل کتاب' فلاسفر' اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے' لیکن آپ ؐ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ ؐ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔ یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ متقی کی شان میں دوسری جگہ یہ بھی آیا ہے اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8)

انسانیت کی بقاء کے لئے ذکر اللہ نہایت ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسانیت کے بقاء اور استحکام کے لئے ذکر اللہ غذا ہے اور نہایت ضروری۔ روٹی سے انسانیت زندہ نہیں رہتی۔ چاولوں اور ترکاریوں سے حیوانیت کا بقاء ہے۔ انسانیت کا بقاء خدا کے ذکر میں ہے۔ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان گوشت کھاتا ہے تو اس کی حیوانیت زندہ رہتی ہے۔ اگر وہ ذکر اللہ نہیں کرتا تو وہ حیوان ہو گا۔ انسان نہ ہو گا۔ اسی کی طرف اس (-) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ (-) وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کو اطمینان ہوتا ہے۔ ان میں زندگی انسانی ہوتی ہے اور ان کی انسانیت یا روحانیت کے بقاء کے لئے ذکر اللہ کی روٹی ہوتی ہے۔ انسانیت اسی کی زندہ ہے جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر اللہ سے کیا ہوتا ہے؟ فرمایا خبردار ہو کر سن لو۔ قلوب کا اطمینان ذکر اللہ سے ہوتا ہے۔ جو (صاحب ایمان) اور جن کے قلوب اللہ کے ذکر سے زندہ ہیں۔ ان کے لئے فرمایا (-) کوئی عقلمند بھلا مردے کے لئے کچھ کرتا ہے۔ سب زندوں کے لئے ہی کیا کرتے ہیں۔ پس چونکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کے لئے بشارت ہو۔ وہ زندہ ہیں اور زندہ کئے گئے ہیں۔ (-) ان کے لئے اعلیٰ مقام ہے جس کی طرف جائیں گے۔ جو روحانی مردے ہیں ان کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور جو روحانی زندہ ہیں ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیتا ہے۔

یہ آیت (مبارک مہینہ) سے خاص تعلق رکھتی ہے ہم خدا کے لئے کھانا چھوڑتے ہیں۔ اس سے ہمارا جسم مضمحل ہو جاتا ہے۔ کوئی ہے جو کہے کہ روزہ رکھنے سے انسانیت مرجاتی ہے۔ نہیں بلکہ انسانیت زندہ ہو جاتی ہے۔ ہاں جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ جب ہم کھانا چھوڑتے ہیں۔ جسم کمزور ہوتا

باقی صفحہ 7 پر

عارفوں کی دعا آدابِ معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم فہیم احمد صاحب آف امریکہ ابن مکرم احمد علی اسلم صاحب سابق معلم وقف جدید (وفات یافتہ) کا نکاح مورخہ 11 ستمبر 96ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بہمراہ عزیزہ مکرمہ فرحت جہاں صاحبہ بنت مکرم نعمت اللہ صاحب فیصل ٹاؤن لاہور بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔ مورخہ 17 ستمبر کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اور 18 ستمبر کو دار الفتوح ربوہ میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ مکرم صوفی ظفر اقبال صاحب ابن مکرم صوفی علی محمد صاحب اور صوفی نوید اقبال صاحب ابن مکرم صوفی علی محمد صاحب کے نکاحوں کا اعلان مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 97-1-11 بیت المبارک میں بعد از ظہر کیا۔

مکرم صوفی ظفر اقبال صاحب ابن صوفی علی محمد صاحب مقیم جرمنی کا نکاح عزیزہ عاصمہ احمد صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب جنجوعہ دار الرحمت غربی ربوہ سے مبلغ پچاس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔

اور مکرم صوفی نوید اقبال صاحب ابن صوفی علی محمد صاحب مقیم جرمنی کا نکاح عزیزہ اسماء صادق صاحبہ بنت مکرم پروفیسر صادق علی صاحب ناصر آباد ربوہ سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ان خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب آف بھگلہ حال ربوہ کا دل کا اپریشن مورخہ 97-1-30 کو راولپنڈی میں ہو گا ان کے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ مکرمہ ناصرہ عزیز صاحبہ ہائی بلڈ پریشر اور ہائی شوگر کی وجہ سے شدید علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت زیادہ ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- صلح 1376 ھش 28 - جنوری 1997ء

اپنی صلاحیتوں سے نافع الناس بنیں

انسان کے بااختیار یا بے اختیار ہونے کے متعلق اکثر لوگ بحث کرتے ہیں تو کسی ایک بات کو سامنے رکھ کر یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ بالکل بے اختیار ہے یا یہ کہ وہ بااختیار ہے۔ جب اس کی ناکامیوں کی طرف دیکھا جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ انسان کے اختیار میں کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ تقدیر جو چاہتی ہے اس سے کرواتی ہے اور جب اس کی کامیابیوں کی طرف دیکھتا ہے تو اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ وہ بااختیار ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور جس طرح چاہے کام کر کے اپنی کامیابی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بات ان دونوں کے درمیان درمیان ہے یعنی وہ بااختیار بھی ہے اور بے اختیار بھی ہے۔ اگر وہ بالکل بے اختیار ہو تو ثواب و گناہ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں اور اگر وہ پوری طرح بااختیار ہو تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ کس طرح نظر آ سکتا ہے۔

وہ بااختیار ہے اس بات میں کہ اپنی زندگی کے متعلق فیصلے کرے۔ اسے کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ اور وہ بے اختیار ہے اس بات میں کہ نتائج اس کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ نتائج پیدا کرنے والی خدا کی ذات ہے بعض اوقات انسان بڑی تگ و دو کرتا ہے لیکن اس کا نتیجہ اس کی مرضی کے مطابق نہیں نکلتا۔ اسے خود محسوس ہونے لگتا ہے کہ کام تو میں نے اپنی مرضی سے کیا ہے لیکن نتیجہ میری مرضی کا نہیں ہے۔ پس بات یہی درست لگتی ہے اور ہے بھی یہی بات درست کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بااختیار بنایا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی بے اختیاری بھی لگا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بااختیار بنا کر یہ طاقت دی ہے کہ وہ جونسا راستہ چاہے اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضاء اور منشاء کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنے لئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لے یا اپنی مرضی سے غلط راہوں پر چل کر خدا سے دور ہٹتا چلا جائے۔

لیکن جب انسانی فطرت پر غور کیا جاتا ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بے انتہا صلاحیتیں ودیعت کی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا تو اس لئے کیا ہے کہ وہ خدا کی رضاجوئی سے اس کا پسندیدہ بندہ بن جائے۔ اور ایسا کرنے کے لئے اس نے اسے صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ یہ صلاحیتیں عطا کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ انسان کے لئے دونوں جہان مسخر کر دیے گئے ہیں۔ مسخر کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اگر چاہے تو صحیح راستہ اختیار کرتے ہوئے دونوں جہان کی ہر چیز کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ آخر چیزوں کا استعمال کرنا تو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے تو کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ لیکن اگر وہ کچھ کرنا چاہے تو خدا تعالیٰ اسے روکتا بھی نہیں اور جہاں تک چاہے ترقی کرتا چلا جائے۔ ترقی کا میدان غیر محدود ہے اور اس کا راستہ نہ ختم ہونے والا۔ اور اس میدان میں آگے بڑھنے اور منزل کی طرف چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سب صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ جب ہم اپنے ارد گرد انسانوں کو دیکھتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح ہو کر نظر آتی ہے کہ کچھ لوگ پیچھے ہیں اور پیچھے ہی رہتے چلے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ آگے ہیں اور آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے کام نہیں لیتے وہ پیچھے رہتے ہیں اور پیچھے ہی رہتے چلے جاتے ہیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے کام لیتے ہیں وہ آگے بڑھتے ہیں اور بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اگر ان دونوں قسم کے لوگوں کو دیکھ کر انسان اپنے لئے راستہ اختیار کرنا چاہے تو یقیناً اس کا صحیح فیصلہ یہی ہوگا کہ اسے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہئے۔ اور صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے صحیح راستے پر چل کر منزل کی طرف رواں دواں رہنا چاہئے۔

حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی استعدادوں کے دائرے کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ یہ کسی کو علم نہیں کہ اس کی استعداد کا دائرہ کتنا وسیع ہے اس لئے حضرت صاحب کے اس ارشاد میں یہ تلقین ملتی ہے کہ انسان اپنی صلاحیت سے کام لیتا ہی رہے۔ کہیں تھک ہار کر بیٹھ نہ جائے۔ کسی مقام پر یہ نہ سمجھنے لگے کہ میں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں اور کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ جہاں تک میں جا سکتا تھا چلا گیا ہوں۔ جو کچھ میں حاصل کر سکتا تھا وہ میں نے حاصل کر لیا ہے ہر شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہے یہ سوچ کر کہ خدا جانے اس کا دائرہ استعداد کتنا وسیع ہے۔ اسے چلتے ہی رہنا چاہئے۔ لیکن جب ہم صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ صلاحیتیں نام ہیں اس بات کا کہ انسان کو طاقت دی گئی ہے۔ طاقت کو اچھی طرح بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور بری طرح بھی۔

اگر ہم ایجادات کی طرف نظر دوڑائیں تو ہم دیکھیں گے کہ انسان نے ایسی چیزیں بھی ایجاد کی ہیں جو زندگی کو قائم رکھنے والی ہیں اس کے لئے اس حد تک مفید ہیں کہ اسے اپنی زندگی کو بچانا ہو تو ان چیزوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اور انسان نے ایسی چیزیں بھی ایجاد کی ہیں جو اس کی اپنی تباہی کا باعث ہیں اگرچہ وہ ان چیزوں کو جو تباہی کا باعث ہیں ایجاد اس لئے کرتا ہے کہ دوسروں کو مارے اور خود کو زندہ رکھے لیکن اسے دوسروں کو مارنے کا کس نے حق دیا ہے۔ اس نے جو ایسی چیزیں ایجاد کی ہیں جو ہلاکت خیز ہیں وہ ہیں تو اس کی صلاحیتوں کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی لیکن صلاحیتوں کو غلط رنگ میں استعمال کر کے وہ چیزیں ایجاد کی گئی ہیں۔ اگر انسان صلاحیتوں کو صحیح راستے پر چلائے تو دنیا میں اچھی ہی اچھی چیزیں نظر آئیں گی۔ ہر چیز کا اچھا استعمال ہوگا اور ہر نئی ایجاد ہونے والی چیز اچھے انجام کے لئے ایجاد کی جائے گی۔ اور اگر ایسا انسان کرے تو یقیناً بہت حد تک غلط باتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مضرت رسانی کو زائل کیا جا سکتا ہے۔ زندگی کو اس کرہ ارض پر بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

پس آیئے ہم عہد کریں کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ودیعت کی ہیں صحیح رنگ میں استعمال کریں گے اور اپنے آپ کو نافع الناس بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم کسی ایسی بات کی طرف دھیان تک بھی نہیں دیں گے جو لوگوں کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے نافع الناس بن سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منیر الدین احمد سٹاک ہالم
(بشکریہ ہفت روزہ لاہور 20 جنوری 1980ء)

سٹاک ہالم میں نوبیل پرائز کی تقریب

"تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا۔ تو اپنی آنکھ کو ادھر ادھر پھیر کر اچھی طرح دیکھ لے۔ کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور تھکی ہوئی ہو گی۔ مگر اسے کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔"

یہ ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ "الملک" کی وہ (5 تا 7) آیات '15۔ دسمبر 79ء کی شام کو سٹاک ہالم (سویڈن) میں نوبیل پرائز سے متعلقہ تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فزکس لارئیٹ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام نے جن کی تلاوت کی۔ اور ان کی انگریزی میں ایسی لطیف تفسیر بیان کی جو حاضرین کے لئے اضافہ معلومات کے علاوہ ازدیاد ایمان کا بھی باعث ہوئی۔ سویڈن کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا۔ کہ اس ملک کے بادشاہ۔ ملکہ۔ شاہی ارکان اور دیگر اعیان واکابر اور اعلیٰ دانشور طبقے نے قرآن سنا!

دوسری انوکھی بات جو شرکاء کانفرنس نے بڑی تحسین کی نظروں سے دیکھی یہ تھی۔ کہ نوبیل تقریب میں شرکت کے مخصوص "سول ڈریس" کی بجائے ڈاکٹر سلام اس میں اپنے قومی لباس (پگڑی۔ شیروانی۔ شلوار اور کھسہ) کی سج دھج کے ساتھ شریک ہوئے۔ جس کے لئے انہوں نے تقریب کے منتظمین کو پیش از وقت مطلع کر دیا تھا۔ چنانچہ اخبارات نے اپنے تبصروں میں ان کے لباس کو "سول ڈریس سے بہتر لباس" قرار دیا۔

راقم الحروف بھی اس تاریخی اور یادگار تقریب میں تخفتاً مدعو تھا۔ چنانچہ گوٹن برگ سے سٹاک ہالم پہنچا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے توحید و رسالتؐ کے بارے میں فرمودات کا انگریزی ترجمہ (Essence of Islam) شاہ سویڈن کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ جسے سربراہ موصوف نے بصد لطف و تشکر قبول وصول کیا۔

مختصر سوانحی خاکہ دنیا کے اس سب سے بڑے وقیع انعام نوبیل فاؤنڈیشن کے مؤسس مسٹر الفریڈ نوبیل 21۔ اکتوبر 1834ء کو سویڈن کے دارلحکومت سٹاک ہالم میں پیدا ہوئے۔ 1842ء میں اپنے والدین کے ہمراہ روس منتقل ہو گئے۔ جہاں ان کے والد نے صنعت کے میدان میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ "الفریڈ نوبیل" نے بین الاقوامی تعلیم روس کے شہر سینٹ پیٹر برگ میں پرائیویٹ اساتذہ سے حاصل کی۔ وہ سویڈش۔ روسی۔ فرینچ اور جرمن زبانیں بڑی روانی سے بولتے تھے۔ 1860ء میں نوبیل اپنے والد کی لیبارٹری میں بطور "کیمسٹ" کام کرنے لگے۔ اور اپنی لائن میں کئی ایک ایجادات کیں۔ اور 1864ء میں بڑی مقدار میں بارود بنانے لگے۔ بارودی ٹیکنیک کے علاوہ نوبیل نے مصنوعی ربڑ وغیرہ کی ترقی کے لئے بعض اہم تجربات کئے۔ اور کیمیاوی ٹیکنیک میں اس قدر ترقی حاصل کی کہ وہ 355 نمونوں (Patents) کے مالک بن گئے۔ اور اپنی ایجادات کو اس تیز رفتاری سے صنعتی لبادہ پہنایا۔ کہ دنیا کے 20 ملکوں تک ان کی 80 کے قریب ذاتی کمپنیاں قائم ہو گئیں۔ نوبیل کی عظمت دو رخی اور اور دوہری تھی۔ کہ وہ سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صنعت کار بننے کی بھی کماحقہ اہلیت و صلاحیت رکھتے تھے۔ مسٹر نوبیل سوشل خیالات کے حامل۔ وقت کے لحاظ سے انتہا پسند اور لٹریچر (ادب) سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

نوبیل کی قائم کردہ کمپنیوں نے بہت جلد "صنعتی پاور" کی حیثیت حاصل کر لی۔ ان میں سے بعض تو عالمی اقتصادیات میں آج بھی بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مثلاً انگلینڈ کی "امپیریل کیمیکلز انڈسٹریز" (ICI) جس کی ایک شاخ کھیوڑہ کے مقام پر پاکستان میں بھی ہے۔ جو کھاری سوڈا بناتی ہے۔ اسی طرح ایک کینیا میں مگاڈی کے مقام پر۔

الفریڈ نوبیل کی وصیت 1895ء میں نوبیل نے حسب ذیل وصیت کی:۔

"... میراترکہ میرے مختاروں کے ذریعہ بطور ایک فنڈ کے محتاط طریقوں سے تجارت پر لگایا جائے اور اس سے جو منافع حاصل ہو۔ وہ ہر سال بطور انعام ان افراد کو دیا جائے۔ جنہوں نے سال گزشتہ کے دوران میں انسانیت کی خدمت کے سلسلہ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہوں۔ یہ رقم بر تفصیل ذیل پانچ برابر حصوں میں تقسیم کی جائے۔

1۔ ایک حصہ اس شخص کو دیا جائے۔ جس نے دوران سال میں طبعیات (فزکس) میں کوئی ایجاد یا کوئی نمایاں کام کیا ہو۔

2۔ ایک حصہ اس شخص کو دیا جائے۔ جس نے علم کیمیا (کیمسٹری) میں کوئی نمایاں کام یا خدمت انجام دی ہو۔

3۔ ایک حصہ اس شخص کو دیا جائے۔ جس نے علم طب (میڈیسن) یا علم الحیات (فزیالوجی) میں کوئی اہم دریافت کی ہو۔

4۔ ایک حصہ ادب کے میدان میں کوئی غیر معمولی کام کرنے والے کو بطور انعام دیا جائے۔ اور

5۔ پانچواں حصہ اس شخص کو بطور انعام ملے۔ جس نے دنیا کی قوموں کے مابین بھائی چارہ کی فضا قائم کرنے۔ افواج کو ختم کرانے یا ان میں کمی کرانے یا امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے کوئی اہم اور بہترین کام کیا ہو۔

فزکس اور کیمسٹری کے انعامات "سویڈش اکادمی آف سائنس" کی طرف سے دیئے جائیں۔ فزیالوجی اور میڈیسن کے انعامات "کیرولین انسٹی ٹیوٹ" (سٹاک ہالم) دے۔ ادب کا انعام سٹاک ہالم اکیڈیمی کے ذریعہ اور امن کا انعام ناروے کی منتخبہ پارلیمنٹ کے پانچ منتخب افراد پر مشتمل کمیٹی کے ذریعہ دیئے جائیں۔ میری یہ دلی خواہش ہے کہ انعام دیتے وقت امیدوار کی قومیت وغیرہ کی تمیز ہرگز نہ کی جائے۔ صرف قابل ترین' اشخاص ہی یہ انعام حاصل کریں۔ وہ سکنڈے نیویا کے رہنے والے ہوں یا باہر کے کسی ملک کے۔"

اس وصیت کے ایک سال کے بعد 1896ء میں مسٹر نوبیل وفات پا گئے۔ اس وصیت کے مطابق ابتداء میں جو فنڈ قائم کیا گیا۔ وہ تقریباً ساڑھے تین کروڑ کراؤن پر مشتمل تھا۔ جس کی قیمت آج 38 کروڑ کراؤن یا 6 کروڑ ڈالر بنتی ہے۔

طریق انتخاب نوبیل فاؤنڈیشن 1900ء میں قائم کی گئی۔ جسے نوبیل ادارے کی "مرکزی باڈی" کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ باڈی اقتصادی تنظیم کی بھی ذمہ دار ہے۔ "رائل اکیڈیمی آف سائنس" وصیت کے مطابق فزکس اور کیمسٹری کے انعامات دیتی ہے" اس کے علاوہ سویڈن کے مرکزی بینک کا اقتصادیات (اکنامکس) کا انعام بھی یہی اکیڈیمی دیتی ہے۔ اکنامکس کا انعام مسٹر نوبیل کی وصیت میں شامل نہیں۔ اسے مذکورہ بینک نے 1968ء میں اپنی تین سالہ برسی کے موقع پر نوبیل کی یاد میں جاری کیا تھا۔

انعام دینے والے اداروں کے ساتھ 5 '5 ممبروں کی ایک خصوصی کمیٹی ہوتی ہے۔ وہی امیدوار سے متعلق سارے امور انجام دیتی ہے۔ ناروجیئن نوبیل کمیٹی (جس کے پانچ ارکان کا انتخاب ناروجیئن پارلیمنٹ کرتی ہے) امن کا انعام دینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ انعام سویڈن اور ناروے کے دونوں ملکوں میں اس لئے دیئے جاتے ہیں کہ وصیت لکھے جانے کے وقت دونوں ملک اکٹھے تھے۔ 1905ء میں دونوں کا سرحداتی اتحاد تو دولخت ہو گیا۔ مگر ان کی علیحدگی نوبیل اداروں کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہوئی۔

انعام کے لئے طریق انتخاب کچھ یوں ہے کہ ہر سال دنیا کے سینکڑوں سائنسدانوں۔ سائنسی اداروں کے ممبروں۔ اور یونیورسٹی کے سکالروں کو نوبیل کمیٹیاں آئندہ سال کے لئے نوبیل انعامات کے لئے نام تجویز کرنے کے انفرادی دعوت نامے جاری کرتی ہیں۔ جو فروری کے مہینہ میں کمیٹیوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

یہ انعامات 10۔ دسمبر کو دیئے جاتے ہیں۔ یہی نوبیل کی برسی کا دن ہے۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ میڈیسن اور ادب کے لئے جلسہ تقسیم انعامات سٹاک ہالم میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں بادشاہ سلامت سکالرز کو ڈپلومے۔ میڈل اور انعام کی رقوم کے چیک عطا کرتے ہیں۔ 79ء میں ان انعامات کی کل رقم 8 لاکھ کراؤن تھی۔ تقسیم انعامات کے بعد "سٹاک ہالم سٹی ہال" میں ایک شاہانہ عشائیہ دیا جاتا ہے۔ 1901ء سے 1974ء تک فزکس کے 101۔ کیمسٹری میں 86۔ میڈیسن میں 113۔ اور امن کے 71۔ انعامات 35 ممالک کے قابل ترین اشخاص کو دیئے جا چکے ہیں۔ 79ء میں فزکس کا انعام حاصل کرنے کے بعد پاکستان بھی ان ممالک کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام پہلے پاکستانی ہیں۔ جنہوں نے یہ وقیع ترین عالمی انعام حاصل کر کے وہ دیوار گرا دی ہے جو اب تک مسلمانوں اور نوبیل انعامات کے مابین حائل تھی۔

تقریب انعامات حسب روایت نوبیل پرائز سے متعلقہ تقریب 10۔ دسمبر 79ء کو سٹاک ہالم کے کنسرٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستانی فزکس لارئیٹ کے افراد خاندان کے علاوہ سابق سفیر پاکستان "آفتاب احمد خاں" اور سویڈن میں پاکستانی سفیر جناب "عظمت بخش اعوان" بھی شریک ہوئے۔ تقریب کی کارروائی ساڑھے چار بجے شروع ہوئی۔ جس سے پندرہ منٹ قبل ہی تمام معزز مہمان (ان کے لئے) مخصوص نشستوں پر بیٹھ چکے تھے سٹیج پر ایک طرف نوبیل اداروں کے عہدیدار تشریف فرما تھے۔ اور دوسری طرف سالہائے گزشتہ میں نوبیل انعام یافتگان۔ ہال کی پہلی قطار میں شاہی خاندان کے افراد (جن میں بادشاہ سلامت کی دو ہمشیرگان قابل ذکر ہیں) اور انعام لینے والوں کی بیگمات بیٹھی تھیں۔ پچھلی قطاروں میں انعام حاصل کرنے والوں کے اعزہ و اقارب بیٹھے تھے۔ اور بالائی گیلریوں میں سویڈن کے وزراء ممبرز آف دی پارلیمنٹ۔ اخباری نمائندے اور دیگر معززین تشریف فرما تھے۔ شاہی بینڈ کے کارندے بھی اوپر کی گیلری میں تھے۔

ایک دلچسپ دستور ٹھیک سوا چار بجے بادشاہ اپنی ملکہ۔ ولی عہد اور بیگم ولی عہد کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے۔ تو تم حاضرین نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ بینڈ نے شاہی نغمہ الاپا۔ نغمہ ختم ہونے کے بعد ارکان شاہی اپنی اپنی کرسیوں پر متمکن ہوئے۔ اس کے بعد بگل بجا۔ اور دوسرے دروازے سے انعام لینے والے ایک جلوس کی صورت میں اسٹیج پر آئے۔ اور شاہی کرسیوں کے سامنے دوسری طرف بچھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد بینڈ نے قومی ترانہ بجانا شروع کیا۔ اور تمام حاضرین ایک دفعہ پھر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ کہ سویڈن کے ولی عہد شاہ سویڈن کے چچا ہیں۔ ان کی عمر بھی شاہ سویڈن سے بہت زیادہ ہے۔ شاہ صرف 32 سال (عمر) کے ہیں اور ولی عہد 60 سال کے۔ شاہی خاندان کے دستور کے مطابق جب تک بادشاہ شادی نہ کرے ولی عہد شادی نہیں کر سکتا۔ بادشاہ نے شادی 75ء میں کی۔ اور ولی عہد نے ان کے بعد بڑھاپے میں۔ ان کی بیوی بھی کافی عمر

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون- سرگودھا

ممنونِ احسان

محترم جناب ایڈیٹر صاحب نے الفضل میں "احسان اور احسان کا بدلہ" کے عنوانات کے تحت ایک سلسلہ مکتوبات شروع کر رکھا ہے جس سے ان کی غرض یہ ہے کہ "ایسے واقعات کو شائع کر کے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے"

میں 1945ء کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں جب میں نے ٹی آئی کالج قادیان سے F.A کا امتحان پاس کیا۔ آگے تعلیم جاری رکھنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب ہم وطن ہونے اور موضع للیانی تحصیل بھلوال میں میرے اور حضرت مولوی صاحب کے ننھیال ہونے کی وجہ سے بطور خاص میرے ساتھ مربیانہ اور محسنانہ سلوک فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ سے ملنے ان کے گھر بھی حاضر ہوا کرتا تھا دفتر اور بیوت میں تو زیارت اور ملاقات سے روزانہ ہی مشرف ہوتا تھا۔ ایک روز مجھے پتہ چلا کہ آپ کو تیز بخار ہے اور اسی وجہ سے دفتر تشریف نہیں لا سکتے چنانچہ مزاج پرسی کے لئے میں گھر پر حاضر خدمت ہوا آپ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے طبیعت کا احوال دریافت کرنے کے بعد یہ ذکر آیا کہ آگے B.A میں داخل ہونے کا میرا ارادہ نہیں ہے کیونکہ ملازمت میں نے نہیں کرنا ہے بوڑھے والدین کے پاس رہنا ضروری ہے حضرت مولوی صاحب اٹھ کر پلنگ پر بیٹھ گئے اور فرمایا بی اے تک ضرور تعلیم حاصل کرو ایک وقت آئے گا کہ تمہیں بی اے کی ڈگری کی ضرورت پیش آئے گی اس وقت بی اے کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہوگا حضرت مولوی صاحب کے اس ارشاد میں اس قدر تاکید آمیز جوش تھا کہ میں نے فوراً تعمیل فرمان کا وعدہ کر لیا اور پھر بی اے کر بھی لیا گریجوایشن کے چار سال بعد تک گاؤں میں رہا زمینداری کی طرف رجحان تھا سنگتروں کا باغ لگوایا اور انقلابی فارمر بننے کے خواب دیکھنے لگا۔ 1952ء میں استاذی المکرم حضرت حافظ فاتح الدین صاحب کی ملاقات کی غرض سے رتن باغ لاہور پہنچا مغرب کی عبادت کے بعد ملاقات ہوئی تو ارشاد ہوا کہ تم واپس گاؤں نہیں جاؤ گے۔

اس شاہی فرمان کو ٹالنے کا کسے یارا تھا۔ 2/3 روز بعد یونیورسٹی لا کالج میں داخلے کا اعلان ہوا تو مجھے تحریک ہوئی کہ میں لا کالج میں داخلہ لے لوں۔ میری یہ تجویز میرے مکرم استاد میرے مربی اور میرے محسن کو پسند آئی اور 1953ء کے نامساعد حالات میں میں نے بہت اعلیٰ پوزیشن میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کر لیا۔

تب آٹھ سال قبل حضرت مولانا شیر علی صاحب کے پُرجوش فرمان کی حکمت معلوم ہوئی اگر 1945ء میں بی اے میں داخلہ نہ لیتا تو 1952ء میں گریجوایشن کرنا مشکل ہی نہیں میرے لئے قطعاً ناممکن ہوتا اور لا کالج میں داخلے کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے اس احسان عظیم نے میری زندگی میں انقلاب آفرین تبدیلی پیدا کر دی۔ ایسے خدانما بزرگوں کے بارہ میں ہی یہ قول صادق آیا ہے کہ۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود. گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یہ اور اس قسم کے کئی دیگر واقعات حضرت مولوی صاحب کے احسانات کی روشن مثالیں ہیں۔ آپ کے احسانات کا بہاؤ یکطرفہ اور اتنا تیز ہوتا تھا کہ اس کی نظیریں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں۔

مگر آپ کے احسانات کا بدلہ دینے کی مجھ میں کب استطاعت ہے ہاں دل آج بھی ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہے اور حضرت امام ثانی کی اقتدا میں یہی عرض کرتا ہوں کہ۔

میری طرف سے ان کو جزا ہائے خیر دے
کر رحم اے رحیم میرے حال زار پر

مسعودہ پروین- فیکٹری ایریا ربوہ

مکرمی!

آپ کا وجود جماعت کے لئے قابل تحسین ہے کسی نہ کسی بات کی طرف وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ آجکل احسان کے متعلق مضامین آ رہے ہیں۔ میرے دل میں بھی اپنے محسن کے متعلق لکھنے کا خیال آیا۔ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں جو انسان کا شکرگزار نہیں ہوتا وہ خدا کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔ میں محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب کا ذکر کر رہی ہوں۔ بہت سی خوبیاں تھیں ان میں بھی۔ ہم لوگ 1974ء میں بے سروسامانی کی حالت میں چک جھمرہ سے ربوہ آئے میرے میاں سید عبیداللہ شاہ صاحب نے کئی بار واپس جا کر دوبارہ کاروبار کرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ تو ربوہ میں ہی رہنے پر مجبور ہو گئے۔ فیکٹری ایریا بیت احمد میں عبادت کے لئے آتے تھے۔ اس فرشتہ صفت انسان سے ملاقات ہوتی دعا کے لئے کہتے رہتے۔ ہم لوگ کرایہ کے لئے مکان کے لئے کوشاں تھے مگر ان دنوں مکان نہیں مل رہا تھا۔ شاہ صاحب نے اپنی پریشانی کا ملک صاحب سے ذکر کیا کہنے لگے میں اپنی بیگم سے ذکر کروں گا اسی شام حالانکہ خود بیمار تھے لڑکھڑاتے ہوئے ہماری رہائش گاہ پر آئے اور کہا آپ ہمارے گھر آ جائیں آدھا حصہ خالی کر دیا ہے۔ اسی وقت اس لئے آیا ہوں کہ آپ رات سکون سے گزاریں۔ ہزاروں رحمتیں ان پر ان کی بیگم ان کی نسل در نسل پر ہم گیارہ ماہ ان کے گھر رہے۔ بہت پیار محبت سکون کے دن گزارے بہت دل جوئی کرتے کرایہ بھی نہیں لیا۔ جب ہم اور مکان تلاش کرتے تو علم ہونے پر فرماتے جب آپ کا اپنا گھر بنے گا تب جانا شاہ صاحب بھی جب تک صحت ٹھیک رہی ان کی بیگم کے ہر کام کے لئے کمربستہ رہے۔ گو اب وہی مکان خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں خریدنے کی توفیق دی اسی میں رہائش پذیر ہیں مگر وہ لمحہ کبھی نہیں بھولتا۔ دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو وہ وقت یاد دلاتی ہوں اور کہتی ہوں اس احسان کو کبھی نہ بھولنا وقت پر کسی کا معمولی سا احسان کیا ہوا کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

خدا تعالیٰ ملک صاحب موصوف کے درجات بلند کرے ان کی بیگم صاحبہ کو صحت و عافیت والی طویل زندگی عطا فرمائے۔ نسل در نسل ایسے خادم دین پیدا فرماتا رہے۔ آمین دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○○○

○

وہ آفتاب گیا پھر بھی روشنی ہوگی
نہ اس کے نور میں ہرگز کوئی کمی ہوگی

سب اس کے عِلم سے روشن کریں گے قندیلیں
کہ شہرِ علم میں اس کی ہی برتری ہوگی

تلاش میں جو نئی منزلوں کو نکلیں گے
ہر اک مقام پہ یاد اس کی لازمی ہوگی

ترے اَدب کو بھُلائیں اساتذہ کیسے
مثال ایسی کہاں احترام کی ہوگی

ملے جو اس سے تو حیرت سے دیکھا شاہوں نے
عظیم شخص میں ایسی بھی سادگی ہوگی

چلے گا ذکر جو اس کی صفات کا اکثر
نمایاں عاجزی اس کی فروتنی ہوگی

جب اس کا نام کبھی آئے گا زبانوں پر
تو دل میں ہُوک سی آنکھوں میں کچھ نمی ہوگی

ظہور الدین بابر- ایم اے

نجات خدا کے فضل سے ملتی ہے

نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل، تبتل سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کر لے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی روح ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الشکور صاحبہ لاہور

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1996ء)

جلسہ مذاہب عالم

1892ء میں ایک ہندو سوامی سادھو شوگن چندر نامی کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور اپنے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے ایک جلسہ اجمیر میں منعقد کیا۔ پھر 1896ء میں لاہور میں ایک بہت بڑے مذہبی جلسہ کے انتظامات کئے۔ اور جلسہ کے وسیع انتظامات کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ اور کمیٹی کی طرف سے جلسہ کی اطلاع دینے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں مسلمانوں' عیسائیوں اور آریہ صاحبان کو قسم دی گئی کہ ان کے نامی علماء ضرور اس جلسہ میں شامل ہوں اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اس جلسہ کی غرض بتاتے ہوئے سوامی صاحب نے اشتہار میں لکھا کہ "اس جلسہ کے اغراض یہی ہیں کہ سچے مذہب کے کمالات اور خوبیاں ایک عام مجمع مہذبین میں ظاہر ہو کر اس کی محبت دلوں میں بیٹھ جائے اور اس کے دلائل اور براہین کو لوگ بخوبی سمجھ لیں اور اس طرح پر ہر ایک مذہب کے بزرگ واعظ کو موقع ملے کہ وہ اپنے مذہب کی سچائیاں دوسروں کے دلوں میں بٹھادے اور سننے والوں کو بھی یہ مبارک موقع حاصل ہو کہ وہ ان سب بزرگوں کے مجمع میں ہر ایک تقریر کا دوسرے کی تقریر کے ساتھ موازنہ کریں اور جہاں حق کی چمک پاویں اس کو قبول کرلیں۔"

کمیٹی نے جلسہ میں پڑھے جانے والے مضامین کے لئے پانچ سوالات تجویز کئے۔

ان سوالات کے جوابات کے لئے کمیٹی کی طرف سے یہ شرط لگائی گئی کہ تقریر کرنے والا اپنے بیان کو حتی الامکان اپنی مذہبی کتاب تک محدود رکھے۔

اس مذہبی کانفرنس کے انعقاد کے لئے 26-27 اور 28- دسمبر 1896ء کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور جلسہ کے لئے انجمن حمایت اسلام لاہور کے ہائی سکول واقع شیرانوالہ کا احاطہ حاصل کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کے لئے چھ موڈریٹر صاحبان مقرر کئے گئے جن میں ایک نام حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب کا بھی تھا۔

اس جلسہ مذاہب عالم لاہور میں شمولیت کے لئے مختلف مذاہب کے قریباً سترہ نمائندوں نے سوامی صاحب کی دعوت قبول کی۔ مقررین نے مقررہ کردہ پانچوں سوالات یا موضوعات پر اپنے اپنے مذاہب کے مطابق روشنی ڈالی۔ چنانچہ سناتن دھرم ہندو ازم' آریہ سماج' فری تھنکر' برہمو سماج' تھیوسافیکل سوسائٹی' ریلیجن آف ہارمنی' عیسائیت سکھ ازم اور اسلام کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔

سوامی شوگن چندر صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے تھے۔ اور بصد اصرار آپ کو اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بارگاہ الٰہی میں اس مضمون کے القاء کے لئے خصوصی دعا کی تھی بلکہ اس مضمون کی ہر ہر سطر پر دعا کی تھی۔ اور خدا کی طرف سے اس مضمون کے پڑھے جانے سے قبل ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو یہ خبر دی جا چکی تھی کہ یہ مضمون سب مضمونوں پر غالب رہے گا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے 21- دسمبر 1896ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا۔

"سچائی کے طالبوں کے لئے عظیم الشان خوشخبری" اس اشتہار میں آپ نے تحریر فرمایا کہ:-

"جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں 26-27-28- دسمبر 1896ء کو ہو گا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون (کلام الٰہی) کے کمالات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے... مجھے خدائے علیم نے (-) مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں..."

حضرت صاحب کا یہ اشتہار بڑی تعداد میں شائع کرکے ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں بھی پھیلا دیا گیا۔

26- دسمبر 1896ء کو ٹھیک دس بجے اس جلسہ کا آغاز ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مضمون کے لئے جلسہ کے دوسرے دن یعنی 27- دسمبر کو دوسرے اجلاس میں ڈیڑھ بجے کا وقت مقرر تھا۔ حضرت صاحب کی تقریر شروع ہونے سے قبل ہی جلسہ گاہ اس قدر کھچا کھچ بھر چکی تھی کہ بہت سے اکابرین شہر کو کھڑے ہو کر کارروائی سننا پڑی۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس جلسہ میں حضرت صاحب کا مضمون پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ تحسین و آفرین کے ماحول میں وجد اور محویت کا عالم طاری تھا۔ اور ابھی ایک سوال کا جواب بھی ختم ہونے نہ پایا تھا کہ (حضرت صاحب) کے لئے مقرر کردہ وقت ختم ہو گیا۔ لیکن لوگوں کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے اگلے مقرر نے اپنا وقت بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مضمون کو پورا کرنے کی خاطر دے دیا۔ اس کے باوجود ابھی صرف ایک سوال کا جواب دیا گیا تھا کہ اس روز کے جلسہ کی کارروائی کے اختتام کا وقت آ گیا۔ لوگوں کے شوق اور دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اور پرزور اصرار پر موڈریٹر صاحبان نے جلسہ کی کارروائی کے لئے 29- دسمبر کا دن بڑھایا۔

29- دسمبر کو جلسہ کی کارروائی کے آغاز کے وقت سے قبل ہی حضرت صاحب کا مضمون سننے کے شوق میں لوگ جوق در جوق جلسہ پہنچنا شروع

باقی صفحہ 7 پر

ابو طاہر فارانی

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 18-جنوری 1997

مادہ پرست مغرب کے نئے رجحانات

انگلستان کے فلسفیوں کی انجمن کے صدر "وائی کاؤنٹ سوئیل" اپنی تصنیف "بیلف اور ایکشن" میں رقمطراز ہیں:-

مذہب زمانہ ماضی میں پاک زندگی بسر کرنے والے پیغمبروں' ولیوں' اور شہداء سے ہمارا رابطہ قائم رکھتا ہے اسی طرح مذہب ہمیں ہزارہا سال کی روایات سے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے ماتحت لے آتا ہے۔ ہمارے حاضر کو شاندار ماضی سے' اور مستقبل کو ہمارے حاضر سے جوڑ کر مذہب انسانیت کی تاریخ میں ایک ربط پیدا کر دیتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ تمام مذاہب میں ضروریات زمانہ کے مطابق ترمیمیں ہوتی رہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔

ان ترمیموں کے بعد یہ موقع نہیں آئے گا کہ محض اوہام کی بناء پر اخلاق انسانی کی ترقی رک جائے۔ یا دین کے نام سے پیشہ ور مذہبی جماعتیں برسر اقتدار نظر آئیں۔ اور معاشرتی ترقی میں حارج ہوں مذہب اس وقت انسان کے لئے افیون نہیں بلکہ ایک مقوی دوا ہو گا۔ اس وقت مذہب کو ایک تاریخی چیز نہیں بلکہ ایک حقیقت سمجھا جائے گا۔ تقدیر پر تکیہ کرکے بیٹھ رہنے والے ختم ہو جائیں گے بنی نوع انسان کو عظمت و سربلندی حاصل ہو گی۔ اس وقت انسان دنیا میں اس قدرت کے نظام العمل کو دیکھنے والا ہی نہ ہو گا۔ بلکہ قدرت کا نظام العمل اس کے ہاتھوں تکمیل پائے گا۔

مذہب کی ضرورت یورپ میں آج کل اہل فکر کو مذہب کی ضرورت کا احساس ہو رہا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انسانیت کو بچنا ہے تو اس کی یہی صورت ہے کہ وہ اپنے لئے کوئی مذہب تلاش کرے۔ وسیع ترین انسانیت کا حامل مذہب ہی ہو سکتا ہے اس پر بحث کرتے ہوئے "پروفیسر جوڈ" لکھتے ہیں۔

اس زمانے میں مشین نے انسان کو بے پناہ قوت دے دی ہے۔ اور اس قوت سے وہ تعمیر اور تخریب کے لئے بے حد و حساب کام کر سکتا ہے۔ لیکن انسان اتنی قوت پا کر بھی سکھی نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اور دکھی ہے۔ آج مشین کی طاقت انسانوں کو مطمئن کرنے کے کام نہیں آ رہی۔ بلکہ اس سے الٹا انسانوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اگر اس طاقت کو قابو میں رکھنے کی کوئی سبیل نہ کی گئی تو انسانیت کا نظام اچھا نظر نہیں آتا۔ آج کیوں انسان مشین کے ہاتھوں اس طرح بے بس نظر آتا ہے؟ انسان نے اس طاقت کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی عقل حاصل نہ کی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج انسان مصائب میں گرفتار ہے اگر طاقت اور عقل میں صحیح توازن پیدا ہو جائے تو ہماری مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں اور آنے والی تباہی سے انسانیت بچ سکتی ہے۔ انسان نے مادی ترقی تو بہت کرلی ہے لیکن روحانی اور اخلاقی لحاظ سے ہم ذرا بھی آگے نہیں بڑھے بے محابا مادی ترقی کی طاقت انسان کی جان کا وبال بن گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ ہم یہ عقل کیسے سیکھیں کہ روز افزوں مشینی طاقت پر قابو پالیں۔ بظاہر یہ مشکل ہو گیا ہے۔

نوجوان نسل روایتی مذاہب سے برگشتہ خاطر ہو چکی ہے۔ اور مادی زندگی کے شب و روز کی عیش سامانیوں کو غنیمت جانتی ہے۔ وعدہ فردا کا انتظار کرنے کی بجائے عشرت امروز ہی ان کا عقیدہ بن گیا ہے۔ شاید یہ وہی دور ہے جو سنگلر کے الفاظ میں کسی کلچر کی آخری موت کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔"

انسانی فطرت کی مجبوری مغربی فلسفی تسپکال کہتا ہے کہ انسانی ذہن اپنی فطرت سے مجبور ہے کہ وہ کسی نہ کسی چیز پر ایمان رکھے اور اس طرح انسان کا ارادہ بھی کسی نہ کسی سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور جب ایمان اور محبت کے لئے اس کو کام کی چیزیں نہیں ملتیں تو وہ بے کار اور مذموم مقاصد پر ریجھ جاتا ہے۔ خلاء قدرت کے کارخانے میں محال ہے۔ اور یہ محض مادی دنیا میں نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی دنیا میں بھی خلاء ناممکن ہے۔ انسان جب اچھے نصب العینوں سے دستکش ہو جاتا ہے تو برے راستے اس کو لبھا لیتے ہیں۔ انسان کو اگر اس دلدل سے نکلنا ہے تو اس کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ بے یقینی کی جگہ یقین لے لے۔ بے راہ روی کا خاتمہ ہو جائے۔ اور وہ زندگی جس میں نہ یقین کی گرمی اور نہ اخلاقی ضابطے کی کشش ہو موت سے بدتر ہے۔

سب سے بڑی نعمت "ایچ جی ویلز" کی رائے میں اس دور کی سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ طاقت اور قوت تو ہے۔ لیکن اس کا کوئی سودمند مصرف نہیں دماغ ہے لیکن اس سے کام لینے کا کوئی معقول ذریعہ نہیں۔ ایسا کوئی نصب العین نہیں جو نوجوانوں کی امنگوں ولولوں اور حوصلوں کو تعمیری اغراض و مقاصد کے لئے اور انسانیت کی بھلائی کی خاطر بروئے کار لائے۔ اگر یہ نہ ہو تو ہماری تہذیب اور تمدن آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے۔ زندگی کے جاودان اور پیہم رواں ہونے کے عقیدے ہی سے انسان میں امنگیں پیدا ہوتی ہیں اسی سے اس میں عدم کو وجود میں لانے اور مستور کو بے حجاب کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جد و جہد کرتا ہے۔ آگے بڑھتا ہے جو معلوم نہیں اسے معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر جب زندگی کی حرکتیں سکڑ کر محدود ہو گئیں۔ اور اسی آب و گل کی پنی تلی دنیا کو اصل حیات سمجھ لیا گیا۔ تو پھر اعلیٰ قدروں پر ایمان کیا رہا۔ حاصل کلام یہ نکلا کہ۔

موجودہ مغربی مادی انقلاب مستقبل کے عالمگیر انسانی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ اگر عصر حاضر کے بسنے والے چاہتے ہیں کہ ان کا مستقبل کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

طالبان کی کامیابیاں

افغانستان میں طالبان نے گذشتہ روز صبح سویرے احمد شاہ مسعود اور ان کی اتحادی افواج کے خلاف ایک بڑا حملہ شروع کیا اور صوبہ پروان میں احمد شاہ مسعود کے ہیڈ کوارٹرز گل بہار اور جبل السراج پر قبضہ کر لیا۔ افغان اسلامک پریس کی اطلاع کے مطابق ٹرائیکا میں احمد شاہ مسعود کے 12 فوجی اور 6 طالبان ہلاک ہوئے طالبان نے حریف کی افواج کے 18 فوجیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

چند دن قبل یہ خبر ملی تھی کہ طالبان نے بگرام ائربیس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس قبضہ کی خوشی میں کروڑوں افغانی (کرنسی) افغان عوام میں تقسیم کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس فتح کے بعد گل بہار اور جبل السراج پر طالبان کا قبضہ ایک اور اہم کامیابی ہے۔

طالبان کے مخالف صدر ربانی اور حکمت یار طالبان کے مخالفوں کو متحد کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کی وجہ سے افغانستان کی حکومت پر طالبان کا قبضہ مستحکم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ ابھی تک کسی بھی ملک نے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا لیکن طالبان کی کامیابیوں کا سلسلہ اگر اسی طرح جاری رہا تو امکان ہے کہ کئی ممالک طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ طالبان کی سیاسی اور فوجی کامیابیوں کے باوجود ان کا طرز حکومت جدید مہذب حکومتوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ اگرچہ پاکستان کے علماء کا ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ طالبان کی حکومت صحیح اسلامی حکومت ہے۔

OOO

گاوڑا اور کیسری میں اختلافات

بھارتی وزیر اعظم دیوی گاوڑا اور کانگرس کے صدر سیتارام کیسری کے درمیان اختلافات کی خبریں مل رہی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ نئی دہلی میں ماہ صیام کے حوالے سے منعقد ہونی والی افطار پارٹیوں میں سے ایک میں گاوڑا نے اس وقت شرکت نہیں کی جسمیں کیسری شریک تھے۔ جواباً مسٹر کیسری نے وزیر اعظم کی ایک افطار پارٹی کا بائیکاٹ کر دیا۔

بھارت کی 14 جماعتی یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت کانگرس کے سہارے پر چل رہی ہے۔ اگر آج کانگرس گاوڑا کے سر پر سے دست شفقت ہٹا لے تو وزیر اعظم بھارت کے خلاف فوراً تحریک عدم اعتماد منظور ہو سکتی ہے۔ اس وجہ سے بھارتی وزیر اعظم اور کانگرس کے صدر کے درمیان اختلافات کی خبروں پر ہر شخص چونک پڑتا ہے۔

بھارت میں یونائیٹڈ فرنٹ کی حکومت اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی مشکلات کا شکار چلی آ رہی ہے۔ اور اس بات کا تو کسی کو یقین نہیں کہ حکومت پانچ سال پورے بھی کر سکتی ہے۔ 14 جماعتوں میں سے کوئی نہ کوئی ناراض رہتا ہے۔ اور لگتا ہے کہ یہ حکومت چند دن کی مہمان ہے لیکن فی الحال تو مسٹر گاوڑا جیسے تیسے وقت گزار رہے ہیں لیکن ان کو کانگرس کی خوشنودی بہر حال برقرار رکھنی ہوگی۔

OOO

امریکہ کی پہلی خاتون وزیر خارجہ

امریکہ کے وزیر خارجہ کا عہدہ امریکی صدر کے بعد سب سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس سال جب صدر کلنٹن نے اپنی دوسری ٹرم کا حلف اٹھایا ہے تو انہوں نے وزارت خارجہ کے سیکریٹری یعنی وزیر خارجہ کے عہدے پر ایک خاتون کو نامزد کیا ہے ان کا نام مسز میڈیلین البرائٹ ہے اور وہ اس سے قبل اقوام متحدہ میں امریکی سفیر رہ چکی ہیں مسز ایلبرائیٹ نے اپنی کارکردگی دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنا تعارف اس سے پہلے ہی حاصل کر لیا تھا۔ اب وزیر خارجہ کے اہم ترین عہدہ کے حلف اٹھانے کے بعد ان کا شمار دنیا کے مصروف ترین لوگوں میں ہوگا۔ امریکہ کے وزیر خارجہ کو دنیا بھر کے ممالک کا دورہ کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کو دنیا بھر کے اہم ترین سربراہان اور نمایاں ترین سیاستدانوں سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام جسمانی طور پر بڑا تھکا دینے والا ہوتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے ابھی تک اس عہدے پر کسی خاتون کا تقرر نہیں ہوا تھا۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ مسز ایلبرائیٹ یہ سارے کام خوش اسلوبی سے کریں گی۔

صدر کلنٹن کی کابینہ میں ایک اور اہم وزیر یعنی وزیر دفاع کے عہدے پر بھی نئی تقرری ہوئی ہے۔ یہ ہیں مسٹر ولیم کوھن انہوں نے سابق وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری کی جگہ لی ہے۔ مسٹر کوھن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک مصنف اور شاعر ہیں۔ وزیر دفاع کا عہدہ بھی امریکہ میں ایک اہم عہدہ شمار ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نمبر وزیر خارجہ کے بعد آتا ہے۔ امریکہ میں وزراء کو سیکریٹری کہا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ کو سیکریٹری آف سٹیٹ اور وزیر دفاع کو ڈیفنس سیکریٹری کہا جاتا ہے۔ امریکہ کی زبردست فوجی طاقت کے شعبے کے سربراہ کے طور پر وزیر دفاع کا کردار بہت اہم ہے۔ ایک مصنف اور شاعر کا اس عہدے پر آنا ایک خوشگوار حیرت کا موجب بھی ہے اور ولیم کوھن کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔

OOO

صدر یلسن کے خلاف مواخذہ کی قرارداد مسترد

روسی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے صدر بورس یلسن کے خلاف مواخذے کی قرارداد یہ کہہ کر مسترد کر دی ہے کہ صرف بیماری کی وجہ سے کسی صدر کے خلاف قرارداد پیش نہیں کی جا سکتی۔ صدر یلسن پہلے دل کے آپریشن کے نازک مرحلے سے بخیر و خوبی گزرے اور اس سے ابھی وہ پوری طرح صحت یاب بھی نہ ہونے پائے تھے کہ روس کی شدید سردی نے ان کو نمونیا کے حملے کا شکار کر دیا۔ اس وقت وہ قریباً چھ ماہ کی طویل بیماری کے بعد پہلی بار سامنے آئے تھے۔ دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے مملکت کے فرائض کی انجام دہی برابر جاری رکھی۔ اور اب وہ ایک بار پھر صحت یاب ہو کر گھر جا چکے ہیں۔ لیکن امور مملکت کو پوری طرح سرانجام دینا ابھی تک شروع نہیں کیا۔

ان کے بڑے مخالفوں میں سابق وزیر دفاع اور قومی سلامتی کے مشیر مسٹر الیگزینڈر لیبیڈ ہیں۔ جن کو اپنے ساتھ شامل کر کے صدر بورس یلسن نے صدارتی انتخاب جیتا تھا مگر کامیابی حاصل کرنے کے چند ماہ بعد ان کو چلتا کر دیا۔ مسٹر لیبیڈ کا خیال ہے کہ اگر صدر یلسن راستے سے ہٹ جائیں تو وہ روس کی صدارت کا انتخاب جیت سکتے ہیں۔

امین الدین خان

ایک تاریخی میروڈبہ

جسمانی اور روحانی ورزش اور تربیت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے قادیان میں نوجوانوں، بچوں کے لئے خاص توجہ دی تھی۔ جس کے تحت علمی اداروں کے علاوہ باقاعدہ ورزشی کھیلیں اور تیراکی کے لئے قریبی نہر پر اجتماع ہوتے تھے میں اپنے محلہ دار الرحمت میں میروڈبہ کے کھیل کا ذکر کروں گا جس کی یادیں آج بھی ذہن میں زندہ اور تازہ ہیں۔

یہ میدان جس کے شمال میں محترم مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور سید عبد الباسط کا گھر اور بیت دار الرحمت تھی۔ جنوباً محترم مرزا محمد شفیع صاحب اور حضرت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری اور مکرم مولوی قمرالدین کا گھر تھا۔ مغرب میں مائی پٹھانی یعنی خاکسار کا بیری والا گھر تھا اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب مشرقی حصہ میں مکرم شیخ نیاز احمد انسپکٹر پولیس والد بریگیڈئر ڈاکٹر غلام احمد ادھر مکرم قاضی رشید احمد صاحب ارشد کے مکانات تھے۔ اس میروڈبہ میں جو کھلاڑی حصہ لیتے تھے ان کے نام یہ ہیں۔

عام کھلاڑی

حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب (ابو العطاء جالندھری)

مکرم مولوی قمرالدین صاحب

مکرم مرزا منور احمد صاحب جو بعد ازاں شکاگو میں راہ خدا میں قربان ہوئے۔

مکرم مرزا احمد شفیع صاحب

ڈاکٹر صوفی احمد صاحب

صوفی محمد صاحب

صوفی محمود صاحب

مولوی عبد الغفور صاحب

شیخ محمد حنیف صاحب

مرزا عطاء الرحمٰن صاحب

مکرم عطاء الرحمٰن صاحب سارچوری

ملک عبد العزیز صاحب افریقہ سے

ملک عبد الرشید صاحب

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب بدوملہی

محترم استاد مولوی ارجمند خان صاحب

مکرم سید عبد الباسط صاحب

محترم مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین

مکرم مبارک احمد صاحب فاروقی

مکرم صلاح الدین صاحب ابن فضل دین صاحب

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

علاوہ ازیں اس کی باقاعدگی اور رونق کو دیکھ کر دوسرے محلہ جات سے بھی دوست تشریف لاتے تھے جو یہ تھے مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مصلح الدین صاحب راجیکی

کھیل تقریباً روزانہ ہوتی یہ 1930ء سے لے کر قریباً پاکستان بننے تک کے عرصے کی بات ہے عبادت عصر کے بعد سے لے کر مغرب کی ندا تک کھیل ہوتا۔ چھٹی کے روز صبح 8 بجے سے کھیل شروع ہو جاتا۔

اس کھیل کی اصل روح یہ تھی کہ سلسلہ کے بزرگوں کی شمولیت اخلاقی تربیت اوقات۔ عبادت کی پابندی۔ جسمانی ورزش چنانچہ مغرب میں بیت الذکر بھری ہوئی ہوتی تھی۔ آپس میں ٹیم ورک کی عادت ایک دوسرے سے ملتے رہنا مکرم مولوی ابو العطاء صاحب خصوصاً تربیتی رنگ میں اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے ٹیم کے کھلاڑیوں پر حاوی رہتے تھے اگر آپس میں کوئی تنازعہ بھی ہوتا تو اس کو بڑے اچھے انداز میں نبٹا دیتے اور کھلاڑی تسلیم کر لیتے تھے خصوصاً عبادت پر بہت توجہ دیتے۔ وقت پر کھیل ختم کرا دیتے تھے۔ کھیل میں خود بڑی ہمت اور اچھے کھلاڑی کا مظاہرہ کرتے تھے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

طرف جو قدم اٹھے۔ وہ صحیح بصیرت اور یقین کے ساتھ اٹھے تو ضروری ہے کہ پہلے وہ اس ذہنی کہر سے باہر نکل کر آئیں۔ جس نے انہیں دماغی انتشار میں مبتلا کر رکھا ہے لازم ہے کہ مذہب ان طبعی حقائق کو قبول کرے جسے موجودہ علوم نے مسلّم قرار دے دیا ہے فرسودہ خیال کو خواہ مخواہ سائنس سے نہیں ٹکرانا چاہئے۔ جیسا کہ خود سائنس بھی ایک ایسے عالم کو ہمارے سامنے منکشف کر رہی ہے جس میں عظمت خداوندی پائی جاتی ہے واضح رہے کہ ترقی خود بخود نہیں ہوا کرتی بلکہ عادتاً مجبور ہوتی ہے عمل کی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

رسیدہ ہیں۔ شادی سے قبل دونوں اکٹھے ہی رہتے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں۔ نہ ہونے کی توقع ہے۔ موجودہ بادشاہ کے ولی عہد ہونے کے وقت ان کی حیثیت ولی عہد نمبر2 کی تھی۔ اور وہ ولی عہد نمبر1 کی شادی کے بعد ہی شادی کر سکتے تھے۔

تقریب شروع ہوئی ساڑھے چار بجے تقریب کی کارروائی شروع ہوئی۔ نوبیل فاؤنڈیشن کے انچارج نے بادشاہ۔ ملکہ۔ ولی عہد۔ سکالرز اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ نوبیل اداروں کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد انعامات تقسیم ہونا شروع ہوئے۔

ہر کمیٹی کا انچارج تعارفی تقریر میں یہ بتاتا۔ کہ متعلقہ مضمون میں انعام حاصل کرنے والے نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور اس کی افادیت کیا ہے۔ آخر میں متعلقہ سکالر کا نام پکارتا۔ اور بادشاہ سے درخواست کرتا کہ وہ انعام عطا کریں۔ اور بادشاہ اپنی مسند سے اٹھ کر اسٹیج کے درمیان آکر انعام دیتے۔ جسے متعلقہ سکالر اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسٹیج کے درمیان آکر شاہ سے انعام حاصل کرتا۔ جس پر حاضرین پرزور تالیاں بجا کر اس اعزاز کا خیر مقدم کرتے۔ اور متعلقہ سکالر انعام حاصل کرنے کے بعد جھک کر شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنی سیٹ پر جا بیٹھتا۔ اس دوران میں شاہی بینڈ وقفے وقفے سے اپنے نغموں سے محظوظ کرتا رہا۔ یہ پروگرام ساتھ کے ساتھ ٹی وی سے نشر ہوتا رہا۔ جسے سارے ملک میں دیکھا گیا۔ پاکستان ٹی وی نے بھی سٹیلائٹ کی مدد سے ڈاکٹر عبدالسلام سے متعلقہ حصہ براہ راست نشر کیا۔

تقریب کا دوسرا حصہ اس کے بعد تقریب کا دوسرا حصہ شروع ہوا۔ سب لوگ سٹاک ہالم کے سٹی ہال میں گئے۔ جہاں عشائیے کا اہتمام تھا۔ چارٹ پر تمام مدعوئین کے نام حروف ابجد کی ترتیب سے درج تھے۔ جس کی مدد سے سب اپنی اپنی سیٹ پر جا بیٹھے۔ نشستوں کا اہتمام اس انداز سے کیا گیا تھا۔ کہ ہر فرد کے ساتھ ایک عورت کو بٹھایا گیا تھا۔ اور ساری خواتین غیر مردوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ میں نے جب نادانستگی میں اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی خاتون سے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا اس کے پہلو میں تشریف فرما صاحب اس کے میاں ہیں۔ تو جواب ملا "..... ہم اس قسم کی دعوتوں میں اکٹھے نہیں بیٹھے۔ میرے میاں کسی اور خاتون کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ یہی یہاں کا رواج ہے۔ ویسے بھی ہم ہمہ وقت گھر میں اکٹھے ہی رہتے ہیں۔ باہر ذرا الگ الگ بھی ہونا چاہئے۔"

جب تمام مدعوئین اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تو ایک دم بگل کی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ معلوم ہوا۔ کہ بادشاہ سلامت دیگر مہمانان خصوصی کے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ پارٹی دو قطاروں میں آ رہی تھی۔ ہر مرد کے ساتھ ایک عورت تھی۔ مگر اس کی اپنی بیوی نہ تھی۔ حتیٰ کے بادشاہ سلامت کے ساتھ بھی ان کی ملکہ کی بجائے کوئی اور خاتون تھیں۔ ملکہ کو ڈاکٹر سلام کے پہلو میں بٹھایا گیا تھا۔

سب سے پہلے نوبیل فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے کھڑے ہو کر بادشاہ کا جام صحت تجویز کیا۔ پھر بادشاہ نے نوبیل کے لئے جام تجویز کیا۔ میز پر شراب کے جام پڑے تھے۔ ساتھ سوڈا واٹر کا اہتمام بھی تھا۔ تاکہ جو شراب نہیں پیتے۔ وہ سوڈا استعمال کر لیں۔ کھانے کے دوران یونیورسٹی کے طلباء نغمات گاتے رہے۔ بینڈ بھی وقفے وقفے سے دھنیں بجاتے رہے۔ لمبے وقفے کے بعد میوزک کی ایک انوکھی دھن نے سب کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا۔ معلوم ہوا کہ آئس کریم آ رہی ہے میوزک کی دھنوں کے ساتھ بیرے ہاتھوں میں آئس کریم تھامے چلے آ رہے تھے۔ ہر ٹرے میں آئس کریم کا ایک بڑا سا ٹکڑا تھا۔ جس پر نمایاں طور پر لفظ این (N) نصب تھا۔ جس کا اشارہ نوبیل کی طرف تھا۔ آئس کریم کے بعد کافی پیش کی گئی۔ ازاں بعد انعام حاصل کرنے والوں نے باری باری تقریر کیں جن پر ڈاکٹر سلام نے اپنی باری پر حاضرین کو بتا تاکہ

"..... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو علم سائنس سیکھنے اور بار بار تجربات کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحدی کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے قانون اور مخلوق میں کسی قسم کا تفاوت اور کجی نہیں پائی جاتی۔ واقعی جوں جوں سائنس دان گہرائی میں جاتے ہیں یہی بات پکار اٹھتے ہیں۔ اور آخر میں وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

عشائیہ کے بعد سنہری ہال میں ڈانس کا پروگرام تھا۔ جو اس ہال میں نہ گئے۔ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

بقیہ صفحہ 5

ہو گئے تھے اور اس روز بھی حضرت صاحب کے مضمون کو انتہائی شوق اور دلچسپی کے عالم میں سنا گیا۔ اور دوسرے مذاہب کے مقابل پر (دین حق) کی فتح کا موجب ہوا۔ ملک کے تمام اخباروں میں اس مضمون کا بہت چرچا ہوا اور سب نے اعتراف کیا کہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کا "مضمون بالا رہا۔"

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو) کا یہ مضمون بعد میں "(-) اصول کی فلاسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا اور بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے اور غیروں میں بھی اس مضمون نے بے پناہ مقبولیت حاصل کی اور مغربی مفکرین نے بھی اس مضمون کو بے حد سراہا۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ سلامت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالمجید گجر صاحب آف پھنیاں ربوہ بلڈ پریشر کی وجہ سے بہت عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بھیرہ کی بیٹی طوبیٰ خالد (وقف نو) بعمر تین ماہ گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہے اور دو ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ پھیپھڑے کا انفیکشن ہے۔ بچی کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ندیم احمد ناز صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ بعارضہ فالج شوگر اور بلڈ پریشر وغیرہ قریباً ایک ماہ سے علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرمہ امتہ القدیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم کاشف ریحان صاحب ولد مکرم عبدالغفار صاحب آف سانگلہ ہل گذشتہ سال ہوا تھا۔ مورخہ 97-1-9 کو عزیزہ کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ بعدہ مکرم محمد صادق صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ہے۔ لیکن ہماری روحانیت میں کمی نہیں آتی بلکہ ترقی ہوتی ہے۔ جب افطار کرتے ہیں تو اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ بھوک اور پیاس کے بموجب پانی پیتے ہیں تو ناخنوں تک تری پھیل جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز جس چیز سے تعلق رکھتی ہے اس کے ملنے سے اس کو نفع پہنچتا ہے۔ پس جسم میں تراوت آتی ہے جب غذا حیوانی ملتی ہے۔ اور روحانیت میں ترقی ہوتی ہے جب ذکر اللہ کیا جاتا ہے۔ اگر جسم کو غذا نہ دیں تو جسم مرجائے گا۔ اگر انسانیت کی زندگی درکار ہے تو ذکر اللہ کی غذا دینی چاہئے۔

پس (مبارک مہینہ) سے سبق ملتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس سے سبق لیتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جن کو اس سبق لینے کی توفیق ملتی ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان حکمتوں کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (از خطبہ 27۔ اپریل 1927ء)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے آپ کا
شوروم
الرّحیم نیو
جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس (92 - 21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27 - جنوری - 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے صدر مملکت کے وکیل خالد انور کو ہدایت کی ہے کہ سابقہ دور میں کراچی میں ماورائے عدالت قتل کے الزام کے حق میں 16- افراد کی گرفتاری سے متعلق نوٹیفکیشن پیش کریں۔ چیف جسٹس مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی رٹ کی سماعت کے دوران کہا کہ فیصلہ کھلی عدالت میں ہو گا۔ صدر کے وکیل کو اپنے کیس پر عدالت کو مطمئن کرنا ہو گا چیف جسٹس نے صدر کے وکیل سے پوچھا کہ کیا یہ غلط نہیں کہ اسمبلی توڑ دو اور پھر مواد جمع کرو۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے دفاع اور سلامتی سے متعلق قومی سلامتی کی کونسل کی تشکیل کے خلاف دائر کیس کی سماعت کے سلسلے میں نگران حکومت کے کردار اور اختیارات کے نکتہ پر معروف قانون دان شریف الدین پیرزادہ کو معاونت کے لئے طلب کر لیا ہے دریں اثناء اٹارنی جنرل پاکستان بیرسٹر شہزاد محمود نے اپنے دلائل میں کہا کہ نگران اور منتخب حکومت میں مدت کے علاوہ کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی تشکیل کے بارے میں آئین میں ممانعت نہیں۔ صدر ترمیم کر سکتے ہیں۔ فوج کی شمولیت اسے سیاسی سرگرمیوں میں ملوث کرنا نہیں انہوں نے مزید کہا کہ فوجی ووٹ ڈالتے ہیں تو کیا وہ اس طرح سیاسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہو جاتے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری کے صاجزادے سردار جمال خاں لغاری کی اپیل منظور کرتے ہوئے اس کے مدمقابل مسلم لیگ (ن) کے امیدوار سردار ذوالفقار کھوسہ کو الیکشن لڑنے کے نااہل قرار دے دیا ہے۔ سردار جمال لغاری نے اپنی اپیل میں کہا تھا کہ سردار ذوالفقار کھوسہ نے قرضوں کے بارے میں حقائق چھپائے ہیں اس لئے انہیں نااہل قرار دیا جائے۔ اپیل کی سماعت کے دوران یہ الزام ثابت ہو گیا۔ جس پر عدالت نے سردار ذوالفقار علی کھوسہ کو نااہل قرار دے دیا۔

○ حکومت کی طرف سے سب سڈی کی سہولت واپس لینے کے بعد گھی کارپوریشن آف پاکستان نے بھی گھی رعائتی داموں پر فروخت کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا ہے کارپوریشن کا کہنا ہے کہ کم قیمتوں پر فروخت حکومت کی طرف سے سب سڈی دینے پر ہی ممکن تھا۔

○ پنجاب کابینہ نے پنجاب انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بورڈ کے کئی صنعتی اداروں کی نج کاری اور متعدد اداروں کے آپس میں ادغام کی منظوری دے دی ہے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایس اینڈ جی۔ اے ڈی، پی اینڈ ڈی، اور محکمہ خزانہ کے تربیتی ادارے مدغم کر کے ایک ادارہ بنا دیا گیا ہے۔ پی۔ سی۔ ایس اکیڈمی اور رورل اکیڈمی کا بھی ادغام کر دیا گیا ہے اسی طرح بیت المال اور زکوۃ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں مدغم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی محکموں کو کم کر کے ان کو کسی دوسرے محکمہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب میں فرقہ پرست تنظیموں کے 250 انتہا پسند گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ بات پنجاب کابینہ کے اجلاس میں بتائی گئی۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ انتخابات کے دوران کڑی نگرانی رکھی جائے گی کہ پر امن فضا خراب نہ ہو سکے۔ متحارب پارٹیوں کے کارکنوں کے درمیان ممکنہ تصادم روکنے کے اقدامات بھی کئے جائیں گے۔ اسی اجلاس میں پنجاب کابینہ نے شادی بیاہ میں صرف چائے اور مشروبات سے تواضع کی پابندی کے آرڈی ننس کی منظوری بھی دی۔

○ سپاہ صحابہ کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ اور ایکشن کمیٹی کے چیئرمین مولانا محمد ضیا القاسمی نے کہا ہے کہ سانحہ لاہور کے خلاف 31 جنوری سے ملک بھر میں احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ اور یہ تحریک ملزموں کی گرفتاری تک جاری رہے گی۔

○ سٹیٹ بینک کے ایک ترجمان نے ان خبروں تردید کی ہے جن میں کہا گیا ہے کہ گورنر سٹیٹ بینک کو مالی ایمرجنسی نافذ کرنے کے اختیارات حاصل ہیں ترجمان نے کہا کہ گورنر مالی ایمرجنسی نافذ نہیں کر سکتا۔ اور پاکستان بینکنگ کونسل ختم ہو چکی ہے۔ اور سٹیٹ بینک صرف ریگولیٹری اتھارٹی کے طور پر کام کرے گا۔

○ گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر اور متعدد سابق وزراء کے خلاف کیس احتساب کمشنر کے پاس موجود ہیں تھوڑا انتظار کریں سب معاملہ سامنے آ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت بننے کے بعد احتساب کا عمل ختم نہیں ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی جماعتوں پر پابندی نہیں لگا سکتے۔

○ پنجاب کے صوبائی محتسب جسٹس ریٹائرڈ منظور حسین سیال نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے ان سے حلف لیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اعجاز نثار اور مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کسی کی درخواست پر حکومت کے خلاف یک طرفہ کارروائی سے انکار کر دیا ہے۔ بلکہ پنجاب اسمبلی کی تحلیل سے متعلق ریکارڈ منگوانے کے لئے کسی کی دوسری درخواست پر حکومت کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ نگران وفاقی حکومت نے رواں مالی سال کا برآمدی ہدف حاصل کرنے کے لئے روپے کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلہ میں 25 فیصد مزید کمی کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا اعلان جنوری کے آخری ہفتہ میں متوقع ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ تین فروری کو پولنگ سٹیشن سنسان ہونے چاہئیں انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی جماعتوں کے نمائندے ڈیزل پرمٹ لینے کے سوا کچھ نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ چند نشستوں سے عوامی مسائل حل نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے ہم نے ان انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہے انہوں نے کہا کہ انتخابات سے عوام کے مسائل بڑھے ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ عوام ہمیں نہیں تو کسی کو بھی ووٹ نہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے ارکان کٹھ پتلی بن جائیں وہ مداری کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف نے دوبارہ وزیر اعظم بننے کے لئے صدر سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور نواز شریف کی پارٹنر شپ نے پاکستان کو عالمی بینک کے پاس رہن رکھ دیا ہے میں یہ پارٹنر شپ توڑنے کا اعزاز بھی حاصل کروں گا۔ انہوں نے صدر لغاری سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے اور اس سلسلے میں چھ ایسے نکات پیش کئے ہیں جن کی بنیاد پر یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی حکومت اور اسمبلی بحال ہونے کی صورت میں سیاست دانوں کی قومی کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نواز شریف، قاضی حسین احمد، عمران خان ایم کیو ایم اور اے این پی سمیت تمام سیاسی پارٹیوں کو مجوزہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ ملک کو اقتصادی بحران سے نکالنا، الیکشن سے پہلے احتساب نئی مردم شماری اور امن و امان کی بحالی کانفرنس کے ایجنڈے میں سرفہرست ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بے نظیر قومی حکومت بنانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

○ نگران حکومت کی طرف سے این ایف سی ایوارڈ دینے کے فیصلے کو چھوٹے صوبوں نے مسترد کر دیا ہے۔ سینٹ کے اجلاس میں سندھ سرحد اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سینیٹروں نے نگران حکومت کی طرف سے این ایف سی ایوارڈ کے اقدام کو قطعی طور پر غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس فیصلے سے صوبوں کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 8-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

ضرورت ملازمین
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو لیبر اور سیکورٹی گارڈ میں صحت مند اور محنتی افراد کی ضرورت ہے
سیکورٹی گارڈ میں کام کرنے کے خواہشمند افراد کا اپنا اسلحہ لائسنس ہونا ضروری ہے
ضرورت مند افراد مورخہ ۱۵ فروری ۹۷ء تک درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ
3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون فیکٹری: 0438-531522
رہائش: 04524-806

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا۔ نرینہ اولاد کی خواہش۔ اٹھرا۔ ورم و لیکوریا ایام کی بے قاعدگی۔ بچوں کا سوکھا۔ گرمی گیس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون 254634